اولاد کی تربیت اور والدین کی
ذمہ داریاں

14-March-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نیّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مِاءَةِ مَرَّةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا

یعنی جو مجھ پر روزانہ پانچ سو(500) بار دُرُودِ پاک پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی مُحتاج نہ ہوگا۔

(مستطرف، الباب الرابع والثمانون فیما جاء فی فضل الصلاۃ علی رسول اللّٰہ، ۲/۵۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں (۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ والدین کی اچھی تربیت اولاد کو اچھا اور بُری تربیت بُرا بنا دیتی ہے، اولاد کی مَدَنی تربیت کے معاملے میں کبھی بھی سُستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ جو والدین اپنی اولاد کی دُرست تربیت نہیں کرتے، اُنہیں شرمندگی و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہٰذا اچھے والدین کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اولاد کو قرآنِ کریم سے مَحَبَّت اور اس کے احکام پر عمل کرنا سکھائیے۔ اللہ پاک والدین کو اپنی اولاد کی شریعت کے مطابق مَدَنی تربیت کرنے کی توفیق عطا

1...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فرمائے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنی اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت فرمایا کرتے تھے۔ آیئے! ایک نیک والد اور ان کی تربیت یافتہ بیٹی کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تربیت یافتہ بیٹی

حضرت سَیِّدُنا شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے پرہیز گار تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی صاحبزادی جو نیک صورت ہونے کے ساتھ ساتھ نیک سیرت بھی تھی۔ جب شادی کے لائق ہوئی تو بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا مگر حضرت سَیِّدُنا شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تین(3) دن کی مہلت مانگی اور مسجد مسجد گُھوم کر کسی نیک نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نگاہ پڑی، جس نے اچّھی طرح نماز ادا کی۔ شیخ نے اس سے پُوچھا: کیا تمہاری شادی ہوچکی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا نکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قرآنِ کریم پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوب صورت اور نیک سیرت ہے۔ اس نے کہا: بھلا میرے ساتھ کون رشتہ کرے گا؟ حضرت سَیِّدُنا شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ کچھ دِرہم رکھو! ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خُوشبو خرید لاؤ۔ اس طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی نیک بیٹی کا نکاح اس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دولہا کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ پانی کی صُراحی پر ایک سُوکھی روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ دولہا نے کہا: یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے اِفطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا: مجھے معلوم تھا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی: میں آپ کی غربت(Poverty) کے باعث نہیں بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ اللہ کریم پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے۔

مجھے تو اپنے والد پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ عادت اور نیک کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے کہا: اس کمزوری سے مَعذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا: اپنا عُذر آپ جانیں، البتہ! میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی جہاں ایک وَقْت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہانے فوراً جا کر روٹی خیرات کر دی۔(روض الریاحین، الحکایة الثانیه والتسعون بعدالمائة، ص ۱۹۲، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا شیخ کِرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کی کس قدر بہترین انداز میں مَدَنی تربیت فرمائی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی تربیت یافتہ بیٹی کا اللہ پاک کی ذات پر مکمل بھروسا تھا، جو اپنے شوہر کے گھر میں مُناسب سہولیات اور مال و دولت کی کثرت نہ ہونے کی وجہ سے ناراض نہ ہوئیں بلکہ شِکوہ کیا بھی تو اس بات کا کہ اِفطاری کیلئے روٹی بچا کر کیوں رکھی گئی؟۔ یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی شہزادی کو یہ مَدَنی سوچ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مَدَنی تربیت کی بدولت ہی ملی ہوگی، جو خود بھی پرہیزگار اور خدا پاک پر مکمل بھروسہ رکھنے والے بُزرگ تھے۔ جنھوں نے اپنی بیٹی کی مَدَنی تربیت فرمائی اور ان کیلئے عبادت گزار شخص کا اِنتخاب فرمایا تاکہ تقویٰ و پرہیزگاری کی برکتیں ان کی نسلوں میں بھی مُنْتَقِل ہوں۔ جی ہاں! اگر انسان خود نیک ہو تو اس کی نیکیوں سے اس کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کی نیکیوں سے اس کی اولاد اور اولاد، در اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں میں اس کی

حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے پردے اور امان میں رہتے ہیں۔ (در منثور، ۵/۴۲۲، پ۱۶، تحت الآیۃ ۸۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے (Society) میں اولاد کی تَرْبِیَت کے معاملے میں اِنتہائی غفلت کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین (Parents) خود تربیت یافتہ نہیں ہیں، تو جو خود شرعی اَحکام سے لاعِلْم اور تربیت کا مُحتاج ہو تو وہ دوسروں کی تربیت کیسے کر سکتا ہے، لہٰذا جب ایسے ماں باپ کے ہاں بیٹیوں کے رشتے آنے لگتے ہیں تو والدین اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ لڑکا مالدار، مختلف دنیوی عُلوم و فنون کی ڈِگریاں رکھنے والا اور ماڈرن گھرانے سے تعلق رکھتا ہو، نماز چاہے ایک نہ پڑھتا ہو، اگرچہ کھلم کھلا گناہ کرتا ہو، حرام روزی کماتا ہو، لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشہور ہو، دِین کے ضروری مسائل بھی نہ آتے ہوں الغرض بے عملی کا نمونہ ہی کیوں نہ ہو جبکہ اگر کوئی ایسے لڑکے سے نکاح کا مشورہ دے جس کی آمدنی (Income) تھوڑی ہو اگرچہ 100% فیصد حلال ہو، بیوی کے حقوق (Rights) ادا کرنے پر بھی قادر ہو، گناہوں سے بچنے والا اور دیندار ہو، عِلْم و عمل، شرم و حیا اور سنّتوں کا پیکر ہو، خوفِ خدا و عشقِ مُصْطفٰے کی دولت سے مالا مال ہو، امامِ مسجد، مُؤَذِّن، قاری یا مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو تو **مَعَاذَاللہ** اس کے بارے میں اس طرح کے عجیب و غریب جُملے کہے جاتے ہیں: ''ارے! اس سے شادی کر کے تو ہماری بیٹی بُھوکی مر جائے گی''، ''گھر میں قید رکھے گا''، ''سر سے پاؤں تک پردے میں رکھے گا۔'' **مَعَاذَاللہ**۔

یاد رکھئے! اچھے والدَین ہمیشہ اپنی بہن بیٹیوں کے نکاح کیلئے کسی دِین دار شخص (Religious) کی تلاش میں رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی دِین دار شخص سے نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں وہ شخص پیغامِ نکاح دے جس کی دِین داری اور اَخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کر دو، اگر یہ نہ کروگے تو زمین میں فتنے اور لمبی چوڑی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ (ترمذی، ۲/۳۴۴، حدیث:۱۰۸۶)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جب تمہاری لڑکی کے لیے دین دار عادات و اطوار کا درست لڑکا مل جائے تو صرف مال کی ہَوَس (لالچ) میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اس لیے کہ اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اُدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اِدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور بدکاری کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرمندگی ہو گی، نتیجہ یہ ہو گا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل وغارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۸ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! ہم پر لُطف و کرم فرمانے والے، عطاؤں کی بارشیں برسانے والے اور بے شُمار نعمتوں سے نوازنے والے رَبِّ کریم کی کروڑہا کروڑ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولاد بھی ہے، اولاد ایسی نعمت ہے جس سے گھر میں خُوشیاں آجاتی ہیں، نیک اولاد ایسی نعمت ہے جو والدین کے بڑھاپے (Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔ اللہ پاک جب کسی کو اس نعمت سے نوازتا ہے تو والدین کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی مگر ساتھ ہی ساتھ ان کا امتحان بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اب یہ والدین پر ہے کہ وہ اولاد کی مَدَنی تربیت کر کے اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ یاد رکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات کی پیروی کرتے ہیں، اگر

والدین شریعت کے پابند اور عِلمِ دین حاصل کرنے کے شوقین ہوں تو ان کی نسلیں بھی نیکیوں کے راستے پر چلتی ہیں اور والدین کی نجات و بخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہو جاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔

یاد رکھئے! اولاد کی درست تربیت کرنا ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے مگر باپ کمانے کا بہانہ بنا کر تربیتِ اولاد کی ذِمّہ داری بچوں کی ماں پر ڈال کر خود کو اس ذمہ داری سے بچانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ بچوں کی ماں گھر کے کام کاج کا عذر پیش کرکے تربیتِ اولاد کا اصل ذِمّہ دار اپنے شوہر کو قرار دیتی ہے، پھر ہوتا یہ ہے کہ ایسی اولاد ہاتھوں سے نکل کر گھر والوں کیلئے باعثِ زحمت بن جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اولاد کو بچپن ہی سے نیک اور معاشرے کا باکردار فرد بنانے میں اپنا کردار ادا کریں کیونکہ بچپن میں جو چیز سیکھی جاتی ہے، اس کے اثرات مضبوط ہوتے ہیں جیسا کہ

حدیث پاک میں ہے: **اَلْعِلْمُ فِيْ صِغَرِهٖ كَالنَّقْشِ عَلَى الْحَجَرِ** یعنی بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳، حدیث:۵۰۱)

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مہکے مہکے 4 فرامین سنئے:

1. رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (پ۲۸ التحریم:۶) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔

تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم اپنے گھر والوں کو کِس طرح آگ سے بچائیں؟ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ پاک کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے مَنع کرو جو اللہ پاک کو ناپسند ہیں۔ (دُرِّ منثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (1) اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مَحبَّت (2) اَہلِ بَیت کی مَحبَّت اور (3) قرآنِ پاک کی تعلیم۔ (جامع صغیر، باب الھمزہ، حدیث: ۳۱۱، ص ۲۵)

3. ارشاد فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ (شعب الایمان، باب في حقوق الأولاد والأھلین، حدیث: ۸۶۵۸، ۶، ۶/۴۰۰)

4. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا انعام نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، مُتَّقِی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عَطِیَّہ (انعام) کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۵۶۵، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچوں کی اسلامی تعلیم و مَدَنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں اور گناہوں کے آلات کی

بھرمار ہے اور اولاد کو صرف دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے کا رُجحان زور پکڑتا جارہا ہے، جبکہ پہلے کے دَور میں اولاد کے لئے دِینی تعلیم کو زیادہ حَیْثِیَّت دی جاتی تھی، شاید یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں والدین کے ساتھ ساتھ ان کی اولاد بھی پرہیز گار اور فرمانبردار ہوتی تھی مگر اب دنیوی تعلیم کو ترجیح دی جانے لگی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسکولوں میں بھاری فیسوں کی ادائیگی اور ہر آسائش وسہولیات کی فَراہمی اس لیے کی جاتی ہے کہ بچوں کا دُنیوی مستقبل روشن ہوجائے، اچھی نوکری (Job) لگ جائے، خوب بینک بیلنس جمع ہوجائے حتّٰی کہ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے والدین اپنی اولاد کو بیرونِ ملک پڑھنے کیلئے بھی بھیج دیتے ہیں۔ یوں دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچہ پکا دنیادار، اچھا بزنس مین اور ماڈرن تو بن جاتا ہے مگر نیک، عاشقِ رسول اور باعمل مسلمان نہیں بن پاتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! عموماً ہر والدین کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ **"ہماری اولاد ہماری فرمانبردار رہے، ہمارے ساتھ اچھا سُلوک کرے، نیک، پرہیزگار بنے، مُعاشرے میں عزّت داراور پاکیزہ کردار والی ہو"** مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو ماں باپ تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی لاعِلم، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہوں تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرپائیں گے؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کرلے یا اس معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس و جوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ **"اگر مگر"** اور **" چونکہ چنانچہ"** سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سُنائی جاتی ہے، گھنٹوں

لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ مار پیٹ بھی کی جاتی ہے، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا(Social Media)کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشقِ مجازی کی آفت میں گرفتار ہوجائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبْتَلا ہوجائے تو ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے ماں باپ کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتا، یہ **نظارے** بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو ماں باپ کہتے ہیں "ابھی تو یہ بچہ ہے"، "نادان ہے"، "آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا"، "بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے" وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈِھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب ماں باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر ماں باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتا یا ان پر ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس وَقْت انہیں خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب ماں باپ اس کی اصلاح کے لئے کُڑھتے، دعائیں کرتے اور کرواتے ہیں مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وَقْت پانی سر سے بہت اُونچا ہوچکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا والدین کی تھوڑی سی لاپروائی کی وجہ سے ایک **قیمتی موتی** ضائع ہوچکا ہوتا ہے۔

اولاد کی مَدَنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب ماں باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں اور عبرت کے مَدَنی

پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟

تَنبِیہُ الغافِلین میں ہے: "**سَمَرقَنْد**" کے ایک عالِمِ دین حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: "میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔" اُنہوں نے حیرت سے پوچھا: کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ نے پوچھا: کیا آپ نے اسے دِینی عِلم و ادب سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ رَحمَۃُاللہ عَلَیہ نے پوچھا: قرآنِ کریم سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو وہ کیا کرتا ہے؟ اُس نے بتایا: کھیتی باڑی کرتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ اُس نے آپ کو کیوں مارا ہے؟ کہا: نہیں۔ آپ رَحمَۃُاللہ عَلَیہ نے اِصلاح کی خاطر اُس پر چوٹ کرتے ہوئے فرمایا: شاید وہ صُبح کے وَقت گدھے پر سُوار ہو کر جب کھیت کی طرف جا رہا ہو گا، بَیل (Bull) اُس کے آگے اور کُتّا (Dog) اُس کے پیچھے ہو گا، قرآنِ پاک تو اُسے پڑھنا آتا نہیں کہ کچھ روحانیّت نصیب ہوتی بس یوں ہی غفلت میں کچھ گُنگنا رہا ہو گا، ایسے میں آپ اُس کے سامنے آگئے ہوں گے، اُس نے سمجھا ہو گا کہ بَیل آڑے آگیا ہے اور اُس کو ہانکنے کیلئے سر پر کوئی چیز دے ماری ہو گی! شکر کیجئے! آپ کا سر نہیں پھٹا۔ (تَنبِیہُ الْغافِلین، ص ٦٨)

آیئے! اب ایک روایت سُنئے اور اولاد کی مَدَنی تربیت کا ذہن بنایئے، چنانچہ

پہاڑ برابر نیکیاں کام نہ آئیں

(بروزِ قیامت) ایک شخص کے بیوی بچے بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہو کر فریاد کریں گے: اے ہمارے

ربِّ کریم! اِس شخص سے ہمارا حق دِلوا کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دِین کے اَحکام نہیں سکھائے اور یہ ہمیں حرام کِھلاتا تھا لیکن ہمیں اس کا عِلْم نہ تھا۔ لہٰذا اُس شخص کو حرام روزی (کمانے اور کھلانے) کے سبب اس قَدَر پِیٹا جائے گا کہ اُس کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر اُسے مِیزان (یعنی ترازو) کی جانب لایا جائے گا، فِرِشتے اُس کی پہاڑ کی طرح نیکیاں لائیں گے تو اَہل و عِیال میں سے ایک شخص اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ دوسرا بڑھے گا وہ بھی اُس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کرے گا۔ (اس طرح اُس کی ساری نیکیاں اس کے گھر والے لے لیں گے) اب وہ اپنے گھر والوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر کہے گا: میری گردن پر صرف اِن گناہوں کا بوجھ رہ گیا ہے جو میں نے تم لوگوں کی خاطِر کیے۔ فرشتے اِعلان کریں گے: یہ وہ شخص ہے جس کی ساری نیکیاں اُس کے بال بچے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنم میں داخِل ہوا۔ (قُرَّۃُ العیون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس وقاطع الرحم، ص ۴۰۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جو والدین اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت نہیں کرتے اور انہیں عِلْم و ادب نہیں سکھاتے تو انہیں کیسی شرمندگی و رُسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔ لہٰذا اچھے والدین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اولاد کو قرآنِ کریم سے مَحَبَّت اور اس کے احکام پر عمل کرنا سکھایئے۔

صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے مُقَدَّم (پہلے) یہ ہے کہ بچّوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دِین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نَماز و طہارت (پاکی)، خرید و فروخت اور اُجرت (مزدوری) و دیگر مُعامَلات کے مسائل جن کی روزمرّہ حاجت

پڑتی ہے اور ناواقفی (لاعِلمی) سے خلافِ شَرع عمل کرنے کے جُرم میں مُبْتَلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کو عِلم کی طرف رُجحان (Interest) ہے اور سمجھ دار ہے تو عِلمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر اِستِطاعت (طاقت) نہ ہو تو درست عقائد اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت، ۲/۲۵۶ ملخصًا) لڑکی کو بھی عقائد و ضَروری مسائل سِکھانے کے بعد کسی عورت سے سِلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری (گھر کے کاموں) میں اُس کو سلیقے ہونے (یعنی تمیز سکھانے) کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۲۵۷)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرت علّامہ قُرطُبی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نَقل فرماتے ہیں: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دِین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیرقُرطبی، ۹/ ۱۴۸)

آج فتنوں سے بھرپور اس زمانے میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسے والدین موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت و حوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہوئے اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مَدَنی تربیت کرکے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مَدَنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قاریِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلمِ دِین کی روشنی پھیلانے والا عالِمِ دین اور مفتی بن کر اُمّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔

جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ ڈاکٹر وانجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) صرف دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ دینے والی ثابت ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو دو جنتی لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمہ الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا: اے میرے ربِّ کریم! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ پاک فرمائے گا: تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، حدیث: ۲۳۵۴، ۱/۴۴۰)

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے! والدین ان فضائل کو اسی صورت میں پاسکتے ہیں جب خود عِلم و عمل اور سنّتوں کے پیکر، خوفِ خدا رکھنے والے اور عِلمِ دین سے مَحَبَّت رکھنے والے ہوں گے۔ اگر ہم بھی ان خوبیوں سے آراستہ ہونا چاہتے ہیں تو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ ہماری آنے والی نسلیں سنور جائیں گی کیونکہ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کا مَدَنی ذہن دینے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تعلیم و تربیت کا بھی خصوصیت کے ساتھ ذہن عطا کرتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر **12مَدَنی کاموں** میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور دینا چاہئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مَدَنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اِنْ شَآءَاللہ اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مَدَنی دَرْس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا مؤثّر ترین ذریعہ ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائل کے عِلاوہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی باقی تمام کُتُب و رسائل بِالْخُصُوص **"فیضانِ سُنّت"** جلد اوّل اور **"فیضانِ سُنّت"** جلد دُوم کے ان ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں"** اور (2) **"نیکی کی دعوت"** سے مَسْجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصطِلَاح میں **"مَدَنی دَرْس"** کہتے ہیں۔

"مَدَنی دَرْس" والے مَدَنی کام کے بارے میں مزید مفید ترین معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"مسجد دَرْس"** اور **"چوک درس"** کا مطالعہ کیجئے۔

☆ **مَدَنی دَرْس** بہت ہی پیارا مَدَنی کام ہے کہ اِس کی بَرَکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و سلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ

الْعَالِیَہ کے مختلف موضوعات پر مُشْتَمِل کتب ورسائل سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔☆**مَدَنی دَرْس، بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد گار ہے۔☆**مَدَنی دَرْس، مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔☆مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مَدَنی دَرْس"** ہو گا تو اس کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہو گی۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی **مختلف کتب ورسائل کا تعارف** عام ہو گا۔

آیئے! **"مَدَنی دَرْس"** کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے چنانچہ

بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اِس قدر بگاڑ پیدا ہو گیا تھا کہ اُنہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب واحترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا اُن کا معمول بن چکا تھا حتّٰی کہ اُن کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آچکے تھے۔ ایک دن **"درسِ فیضانِ سُنّت"** میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد وہ دَرْس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں **"مَدَنی دَرْس"** کی بَرَکت سے انہوں نے اپنی پچھلی زندگی سے تَوبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! تربیتِ اولاد کے حوالے سے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور

پہلے کے مسلمانوں کا کردار ہمارے لیے لائقِ عمل ہے کیونکہ یہ حضرات تربیتِ اولاد کے طریقوں کو اچھی طرح جانتے اور اولاد جیسی نعمت کی صحیح معنوں میں قدر کیا کرتے تھے کہ خود ان کی پرورش بھی تو کسی نیک سیرت والدین کی نگرانی میں ہوئی تھی، یہ حضرات خود بھی نیکیوں کے شوقین ہوتے اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر لگے رہنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی فرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُکون اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز واقعات سنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے مَدَنی پُھول اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجاتے ہیں، چنانچہ

(1) دیہاتی عورت کی نصیحت:

حضرت سَیِّدُنا امام اَصمعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں: ☆چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے، دوستوں (Friends) کو جُدا کردیتی ہے، ☆لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے بچو، کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ، ☆عبادت میں دِکھاوا نہ کرنا، ☆مال خرچ کرنے میں کنجوسی سے بچتے رہنا، ☆دوسروں کے اَنْجام سے سبق حاصل کرنا، ☆لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اور ان میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب (Fault) نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہوگئی تو میں نے کہا: اے دیہاتی عورت! تجھے اللہ پاک کی قسم! مزید نصیحت کرو۔ اس نے پوچھا: اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟ میں نے کہا: اللہ پاک کی قسم! اچھی لگی

ہیں۔ وہ بولی: ☆ بیٹا! دھوکا دینے سے بچتے رہنا کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔ ☆ سخاوت، عِلْم، عاجزی اور حیا کو اپنا لینا، اب میں تجھے اللہ پاک کے حوالے کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تم پر رحم کرے۔ ☆ یاد رکھو! غیبت کرنا حالتِ اسلام میں 30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۴۹)

(2) تاجدارِ مدنی انعامات اور تربیتِ اولاد

مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی و رُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو جُنَیْد زَم زَم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مرحوم اپنی اولاد سے بَہُت پیار کرتے تھے، بیٹیاں گھر آتیں تو مصروفیات کے باوُجود ان سے ملنے گھر آتے تھے۔ گھر میں جب کسی کی غَلَطی کی اِصلاح کرتے ہوئے لہجہ تھوڑا سخت کرتے تو ساتھ میں وضاحت بھی کر دیتے کہ **"میں آخِرت میں نَجات اور آپ لوگوں کے فائدے کے لئے سمجھا رہا ہوں۔"** کھانا کھاتے وَقْت بچوں کے ذریعے دُعائیں پڑھواتے اور سنّت کے مطابق کھانا کھانے کی ترکیب کیا کرتے۔ حتَّی الامکان بیٹوں کو نماز کے لئے ساتھ لے جایا کرتے، مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے جاتے تو نماز کی تاکید کر کے جاتے اور سفر کے دوران بھی S.M.S کے ذَرِیعے معلومات کرتے کہ نماز ادا کرلی ہے یا نہیں؟ بیماری کی حالت میں بھی اپنے بڑے شہزادے سے فرمایا: جیسے ہی میری طبیعت بحال ہوئی اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہم دونوں مَدَنی قافِلے میں سفر کریں گے۔ شہزادے کو موبائل لے کر دینے سے منع کرتے ہوئے ذِہن بنایا کہ چُونکہ امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچّوں کو موبائل لے کر دینے سے منع فرمایا ہے، اس لئے میں آپ کو موبائل لے کر نہیں دوں گا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۱۳۰ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایات میں والدین اور اَولاد دونوں کے لئے نصیحت کے مَدَنی پھول موجود ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اچھے والدین اولاد کی مَدَنی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ انہیں نصیحت کے مَدَنی پھولوں کی خوشبو سے مہکائے رکھتے اور ان کی اِصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ خود نمازی، مَدَنی انعامات اور سُنّتوں کے پیکر ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ان مَدَنی کاموں کی ترغیب دلاتے اور ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ بہر حال اب یہ فیصلہ والدین کو کرنا ہے کہ وہ تربیتِ اولاد کا اہم کام سرانجام دے کر اولاد کو اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بناتے ہیں یا پھر اُنہیں کُھلی آزادی دے کر اپنی آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا بچوں پر منفی اثرات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media)کے جو اَخلاقی و مُعاشَرتی نُقصانات ہیں، ہر عقل رکھنے والا شخص ان کو اچھی طرح جانتا ہے، ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سنیما کے نقصان پہنچانے والے اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے(Society)کیلئے پریشانی کا باعث تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحَّت کیلئے سب سے زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹرنیٹ سب سے زیادہ صِحَّت کو خراب اور اَخلاق کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کی نقل و حَرَکت پر تَوَجُّہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حکمتِ عَمَلی سے اُن کی مَدَنی تَرْبِیَت بھی کریں ، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں اُنہیں موبائل اور اِنٹرنیٹ کے زور دار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کا کردار ابھی سے خراب ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یقین جانئے کہ پھر اولاد اور

والدین دونوں کو ہر جگہ ذِلّت و رُسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بچوں کو مُعاشرے کا اچھا اور نیک مسلمان بنانے کیلئے خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور اپنے بچّوں کو بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ رکھئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں قرآن و سنّت کے مُطابِق دِینی اور اَخلاقی تَرْبِیَت کی طرف بھرپُور توجّہ دی جاتی ہے لہٰذا اپنے چھوٹے مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو مدرسۃُ المدینہ یا دارُالمدینہ میں اور بڑوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے اور باعمل حافظِ قرآن اور عالمِ دِین بنایئے۔

مجلس جامعاتُ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس جامعاتُ المدینہ"** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت عِلْمِ دِیْن کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995 میں نیوکراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی (بابُ المدینہ کراچی) میں کھولی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب تک (14مارچ2019ء) گیارہ 11 ملکوں پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال، سری لنکا، کینیا، یو ایس اے، موزمبیق، مارِیشس اور بنگلہ دیش میں جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلْم سے فیضیاب کرنے میں مصروف ہیں۔ جامعاتُ المدینہ میں دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ

طَلَبہ وطالبات کی اَخلاقی و رُوحانی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِن طلبہ سے اپنی مَحبَّت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے طلبۂ کرام سے بہت مَحبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدْقے سے اپنے لئے دُعائے مَغفِرت کیا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ جامعاتُ المدینہ کے طلبہ پانچوں نمازوں کے علاوہ صلوٰۃُ التَّوْبَہ، تَہَجُّد، اِشْراق اور چاشت کے نوافل کا بھی اِہتِمام کرتے ہیں۔ لہٰذا اپنی اولاد کو جامعۃُ المدینہ میں داخِل کروا کر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث ہمارے معاشرے میں بعض والدین ایسے بھی ہیں جو خود بھی نیکیوں سے محروم رہتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی اپنے نقشِ قدم پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں، اگر خوش قسمتی سے ان کے بچے نیکی کے راستے پر چل نکلیں تو بد قسمتی سے ایسے والدین ان کا مذاق اُڑاتے، مختلف طریقوں سے ستاتے اور اس راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں، یوں روز روز کے طعنوں سے تنگ آکر بسا اوقات بچہ بھی بُرائی کے راستے پر چل پڑتا ہے اور بُرے لوگوں کی صحبت میں رہ کر ان کی عادات واطوار اپنالیتا ہے، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور نشے کی بُری بیماری میں پڑ کر اپنی دنیاوآخرت برباد کرلیتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سُنتے ہیں اور عبرت کے مَدَنی پھول چنتے ہیں، چُنانچہ

ایک دلخراش واقعہ

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "نیکی کی دعوت" صَفْحَہ نمبر 546 پر تحریر فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: (زم زم نگر حیدر آباد، بابُ الاسلام سندھ پاکستان کا) ایک نوجوان غالِبًا 1988ء میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا۔ نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ چہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عِمامہ شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔ اُس نے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا بھی شُروع کر دیا۔ اُس کا تعلُّق ایک ماڈَرن اور امیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا مَدَنی انقلاب سمجھ میں نہ آیا، چُنانچِہ اس کی مُخالَفت شُروع ہو گئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنّتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالَفت کا یہ سلسلہ تقریبًا تین سال تک چلتا رہا بِالآخِر تنگ آکر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو "خیر آباد" کہہ دیا۔ بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اِس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے سردار آباد، فیصل آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخِل کروادیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل (اِقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نُحوستوں کا شکار ہو کر چَرَس پینے لگا اور سخت بیمار ہو گیا، گھر والے اُسے واپَس زم زم نگر، حیدر آباد لے آئے۔ والِد صاحِب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے مگر نہ صحت درست ہوئی اور نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نشہ کرنے لگا۔ کثرت سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہو گیا، دانتوں کی سفیدی غائِب ہو کر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہو گئی۔ اللہ پاک کی رَحمت سے اب والِد صاحِب عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے

مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوچکے ہیں، بے چارے اب بہُت پچھتا رہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اَہَمِّیَّت سمجھ میں آجاتی اور میں اپنے بیٹے کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر **"اب پچھتائے کیا ہُوت جب چِڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"**

اللہ پاک ہمیں اپنی اولاد کی اسلامی اُصولوں کے مُطابق مَدَنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنّتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَ لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور زمین میں اِتراتے ہوئے نہ چل بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا۔

☆ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ پاک نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1]

1... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

☆مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[1]

﴿اعلان:﴾

چلنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا انہیں سننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1…الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (1)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک) 14 مارچ 2019

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

چلنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے دَرمِیانی رفتار سے چلئے، ☆ نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆ چلنے یا

1 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جُوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔☆راستے میں دو(2)عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[1] ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ بالکل غیر مُھذَّب طریقہ ہے، ☆اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔☆ اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹس اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدبی بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کسی قوم سے خطرے کے وَقْت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "کسی قوم سے خطرے کے وَقْت پڑھی جانے والی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(ابوداود، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل... الخ، ۲/۱۲۷، حدیث:۱۵۳۷)

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم تجھے دشمنوں کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(مَدَنی پنج سورہ، ص۲۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ(72مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ(72مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیح فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5) 313 بار درودِپاک پڑھے؟(6) مسلمانوں کو سلام کیا؟(7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8) جائز بات کے ارادے پر اِن شآءَاللہ کہا؟(9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا" پڑھایا؟(14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟(15) فکرِ مدینہ کی؟(16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟(17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19) تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یاسنی؟(22) دو پر انفرادی کوشش کی؟(23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28) غصے کا علاج کیا؟(29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35) صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43) یکساں تعلقات رکھے؟(44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟(47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

۞ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ۞ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ۞ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ۞ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53) مریض کی عیادت کی؟(54) مدنی دورے میں شرکت کی؟(55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد